اور جاذب نظر۔ اڈیٹر چودھری برکت علی بی اے و میرزا ادیب بی اے۔

لاہور ادب کی کتابوں اور رسالوں اور پھر رسالوں کے خاص نمبروں کے لیے مشہور ہے لیکن ادب لطیف کو ان ادبی رسالوں میں ایک خاص امتیاز حاصل ہے۔ اس کی عنانِ ادارت روشن خیال اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس لیے اس میں آج کل کے عام ادبی رسالوں کی طرح عریاں اور مخرب اخلاق افسانے اور مضامین نہیں ہوتے۔ حال میں ادب لطیف کا ضخیم و خوبصورت سالنامہ شائع ہوا ہے۔ مقالات میں "حالی مرحوم" "بت شکن" "دنیا کا بہترین بت تراش تمدن" "ہندوستان کی حرفتی ناقابلیت کے اسباب" عمدہ اور لائق مطالعہ مقالات ہیں۔ افسانوں میں اکثر و بیشتر افسانے اخلاقی اور ادبی ہیں اور افسانہ نویسی کے فنی اصول کے ماتحت لکھے گئے ہیں۔ حصۂ نظم میں جو نظمیں ہیں اُن میں سے اکثر نیچرل شاعری سے متعلق ہیں جن کی زبان و طرز بیان شگفتہ اور خیالات سنجیدہ و روشن ہیں اس اعتبار سے ادبِ لطیف اپنے نام کے مطابق واقعی ادب لطیف کا زندہ سامان ہے۔

"زمزم" لاہور۔ ہفتہ میں دو بار۔ اڈیٹر مولانا نصراللہ خاں عزیز بی اے۔

یہ اخبار چند ماہ سے لاہور سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ اس کے اڈیٹر اور مالک مولانا نصراللہ خان عزیز ہیں جو اس سے پہلے ہندوستان کے مشہور اُردو اخباروں کے اڈیٹر رہ چکے ہیں اور جو اپنی ادب طرازی، آزاد نگاری اور قوم پروری کے لحاظ سے کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، ہم کو یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے کہ "زمزم" میں وہ تمام خصوصیتیں پائی جاتی ہیں جو ایک آزاد اسلامی اخبار کے لیے ازبس ضروری ہیں۔ اس کے مقالات افتتاحیہ پُرمغز، مدلل اور صائب رائے کے حامل ہوتے ہیں۔ ملکی معاملات پر قوم پرورانہ نقطۂ نظر سے آزادانہ اور بے لاگ اظہار خیال کیا جاتا ہے فکاہی کالم میں ادبی چٹخاروں کے ساتھ بعض بڑے کام کی باتیں ہوتی ہیں خبروں میں اس کا اہتمام کیا جاتا ہے کہ کوئی خبر فرقہ وارانہ مناقشہ کو پیدا کرنے کا سبب نہ ہو۔ پھر ہر اشاعت میں ایک آدھ علمی یا سیاسی مقالہ بھی ہوتا ہے۔ اُردو صحافت کے موجودہ دورِ انحطاط و تسفل میں مسلمانوں کو "زمزم" کی قدر کرنی چاہیے تاکہ وہ اپنے پاؤں پر مضبوطی کے ساتھ کھڑا ہو کر اسلام اور مسلمانوں کی صحیح اور موثر خدمت انجام دے سکے۔